۱۶۔ بابِ نماز

تمہیں ہر نماز اوّل وقت میں ادا کرنی چاہئے۔ وضو کر کے اذان کے وقت تک تمہیں مسجد پہنچ جانا چاہئے۔ اگر ایسا کرنے کی استعداد نہ ہو تو اذان سن کر کم از کم نماز کی تیاری ضرور شروع کر دیا کرو۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: 'نماز کے اوّل وقت کو آخری وقت پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسے آخرت کو دنیا پر۔ آقا ﷺ نے یہ بھی فرمایا: 'اوّل وقت اللہ کی رضا کا وقت ہے اور آخری وقت اللہ کے عفو (بخشش) کا'۔

تمہیں ان سنّت نمازوں کی بھی، جن کا حکم شرع میں آتا ہے اور جو فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں پڑھی جاتی ہیں، ہمیشہ پابندی کرنی چاہئے۔ سُستی کی وجہ سے ان کو ترک کر دینے سے بچو اور اگر کسی عذر کے باعث بر وقت ادا نہ کر سکو تو جتنی جلدی ممکن ہو سکے ان کی قضا پڑھو۔ نماز خشوع اور حضوریٔ قلب کے ساتھ ادا کرو۔ قیام احسن طریقے سے کرو اور قرآنِ پاک لحن سے پڑھو اور اس کے معانی پر غور و خوض کرو۔ رکوع و سجود اور دیگر ارکانِ نماز پوری طرح ادا کرو۔ شریعت میں مذکور نماز کی سنّتوں اور آداب کو بھی ملحوظ رکھا کرو اور ایسے امور سے احتراز کرو جو نماز میں نقص کا باعث ہوں یا اس کے کامل ہونے میں حائل ہوں۔ اگر تم اس کے مطابق عمل کرو گے تو تمہاری نماز سفید اور روشن

صورت میں ظاہر ہو گی اور کہے گی: 'اللہ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے میری محافظت کی'۔ بصورتِ دیگر وہ سیاہی اور اندھیرے کی صورت میں اُبھرے گی اور کہے گی: 'اللہ تمہیں ضائع کرے جیسے تم نے میرا ضیاع کیا'۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے: 'انسان کو نماز سے اسی قدر ملتا ہے جس قدر وہ اس میں باشعور رہتا ہے'۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: 'ہر وہ نماز جو حضورِ قلب کے ساتھ ادا نہ کی گئی ہو وہ (اجر سے زیادہ) سزا کے قریب تر ہوتی ہے'۔ شیطانِ لعین، مومن کی توجہ نماز سے ہٹانے کے درپے ہوتا ہے۔ جیسے ہی مومن نماز پڑھنے کو اٹھتا ہے شیطان اس پر دنیاوی امور کے ایسے ایسے دروازے کھول دیتا ہے اور وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے کہ جو نماز سے پہلے نمازی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔ شیطانِ لعین کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مومن کی توجہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ہٹ جائے تاکہ وہ اللہ تک نہ پہنچ سکے۔ ایسی صورت میں انسان اللہ کے قرب سے بھی محروم ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (ثواب کے بجائے) الٹا (گناہوں کا) بوجھ لئے ہوئے نماز ختم کرتا ہے۔ اسی لئے علمائے کرامؒ نماز کا ارادہ کرنے پر سورہ النّاس پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں تاکہ شیطانِ رجیم سے محفوظ رہا جا سکے۔

نماز میں سورہ الفاتحہ کے بعد ہر بار مخصوص سورتیں پڑھنے تک ہی محدود نہیں رہنا چاہئے سوائے اس صورت کے کہ ان کی تلاوت شرع میں وارد ہوئی ہو جیسے کہ جمعہ کی صبح کو سورہ السجدہ اور سورہ الانسان کی تلاوت۔ اس بات کا بھی خیال رہے کہ محض چھوٹی سورتوں مثلاً سورہ الکافرون، سورہ

الاخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس کی تلاوت تک ہی محدود ہو کر نہیں رہ جانا چاہئے۔ اگر تم امامت کر رہے ہو تو تلاوت مختصر کرو جیسا کہ حضرت معاذؓ بن جبل والی حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ حضرت معاذؓ نے ایک بار امامت کرتے ہوئے تلاوت اتنی لمبی کر دی کہ ایک شخص اس بات کی شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضور ﷺ نے حضرت معاذؓ سے فرمایا: 'اے معاذؓ، کیا تم لوگوں کو آزمائش میں ڈال رہے ہو؟ سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى، وَٱلشَّمْسِ وَضُحَىٰهَا، اور وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ کی تلاوت کیا کرو'۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے حدیث کی کتب سے شغف رکھنے والے کو ان میں اس کی حقانیت مل جائے گی۔ روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس آخری نماز کی امامت کی وہ نمازِ مغرب تھی اور اس میں آپ ﷺ نے سورہ وَٱلْمُرْسَلَٰتِ عُرْفًا تلاوت فرمائی۔

اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا کر دیتا ہے۔